© rasailojaraid.com

عاصی کرنالی

شاہ جیؒ

وہ اک ستارہ اندھیروں میں نور تھا جس سے
شریعتِ نبوی کا ظہور تھا جس سے

وہ ایک چاند جو شب کی جبیں کا جھومر تھا
وہ جس سے چہرۂ اہلِ وفا منور تھا

وہ آفتاب کہ جس میں بشارتیں تھیں بہت
جلو میں جس کے سحر کی سعادتیں تھیں بہت

ذرا بلند ہوئی تھی وہ ایک موجِ صدا
تمام اثاثۂ عہدِ فرنگ ڈوب گیا

ذرا سی تند چلی تھی وہ بادِ صرصرِ حق
بتانِ کفر کے دل پھٹ گئے جگر ہوئے شق

ذرا سی تیز ہوئی تھی چراغِ صدق کی لو
قبائے تیرہ شبی کو جلا گیا پرتو

ذرا جلال میں آیا تھا فقرِ آگاہی
ورق ورق ہوا سب دفترِ شہنشاہی

سکندری نے جو مانگا قلندری سے خراج
نہ وہ شکوہِ فرنگی رہا، نہ تخت نہ تاج

لڑی ہے قوم جو برسوں جہادِ آزادی
ہوا شکستہ بالآخر جو طوقِ صیادی

جو کھل گیا درِ زنداں، جو کٹ گئی زنجیر
ہمیں جو خواب تمنا کی مل گئی تعبیر

جو فکرِ قوم نے پہنا عمل کا جامہ بھی
ہے اس میں عزمِ بخاریؒ کا کارنامہ بھی

کتابِ راہبری کا بیان مجمل ہے
ہنوز ناموں کی فہرست نامکمل ہے

اٹھیں گے چہرۂ ماضی سے پردہائے دقیق
مورخوں کو دیانت کی گر ہوئی توفیق

ذرا تو لاؤ تصور میں عہدِ جبرِ فرنگ
اڑا اڑا سا وہ رخسارۂ حیات کا رنگ

وہ سہمی سہمی فضا، وہ دھواں دھواں ماحول
زباں پہ مہرِ خموشی، دلوں پہ غلبۂ ہول

جبیں پہ داغِ غلامی، نظر میں جنبشِ خوف
ہمارے چاروں طرف خوں چکاں بلاؤں کا طوف

گھس آئے تھے جو لٹیرے ہماری سرحد میں
تمام قوم تھی ان کے عذاب کی زد میں

ہمارا دین، ہماری شریعتِ اطہر
ہماری حکمت و دانش، ہمارے فکر و نظر

ہماری دولتِ کردار و سیرت و تہذیب
ہمارے علم و ثقافت، ہمارا ذہنِ نجیب

ہماری سوچ، ہمارا عمل، ہمارا ضمیر
ہمارے پورے تشخص کو کر لیا تھا اسیر

میں کیا بتاؤں غلامی کی زندگی کیا ہے
بس ایک مرگِ مسلسل ہے، بندگی کیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظامِ جبر ہر اک آس چھین لیتا ہے
دلوں سے دولتِ احساس چھین لیتا ہے

یہ عہدِ جبر تھا یا دورِ ننگ و رسوائی
کہ دفعتاً اٹھے کچھ لوگ لے کے انگڑائی

یہ لوگ شعلہ بیاں تھے، یہ لوگ شعلہ بجاں
مثالِ موجۂ مضطر، مثالِ برقِ تپاں

(بہ تبدیلِ بحر)

ایک شعلہ جو بہت بے تاب و برہم ہو گیا
شاہ صاحب کی خطابت میں مجسم ہو گیا

آندھیوں کا زور، بادل کی گرج، طوفاں کا جوش
سیل کی آہٹ، کڑکتے صاعقے جیسا خروش

زلزلہ، صرصر، تلاطم، آگ، لاوا، بانگِ صور
موت کی للکار، برزخ، نعرۂ یوم النشور

کاٹ میں ایک ایک لہجہ خنجرِ باطل شکن
گفتگو کی تیغِ براں اور فرمانِ "بزن"

جانِ باطل کے لئے ہر لفظ مرگِ ناگہاں
اہلِ ایماں کے لئے آبِ حیاتِ جاوداں

ایک جانب ہر خطابِ آتشیں حق کا جلال
ایک جانب ہر کلامِ دل نشیں حق کا جمال

ابرِ رحمت، رشحۂ الطاف، بارانِ کرم
شاخِ نرمک، برگِ گل، بادِ سحرگاہی کا نم

علمِ قرآں، آگہی، ایقان، تفکر، اعتقاد
شرع، ایماں، معرفت، حکمت، تفقہ، اجتہاد

رمز، ایما، طرفگی، ایجاز، تشبیہ و مثال
بذلہ سنجی، خوش دلی، نکتہ طرازی، اعتدال

قول، مصرع، ضلع، دوہا، کہ مکرنی، چٹکلہ
طب و حکمت، ہیئت و سائنس، شعر و فلسفہ

ایک کہسارِ بلاغت، محکم و گردوں نشیں
ایک دریائے فصاحت جس کی کوئی حد نہیں

جب تلاوت آشنا ہوتے تھے وہ گل ہائے لب
جگمگا اٹھتے تھے مانندِ سحر رخسارِ شب

سب پہ چھا جاتے تھے وہ شاداب موسم کی طرح
آیتیں ذہنوں کو تر کرتی تھیں شبنم کی طرح

ہاں تو اے اربابِ مجلس! ان کا اندازِ خطاب
جو دلوں میں تیر جائے وہ صدائے انقلاب

زندگی جاگی نوائے مردِ حق آگاہ سے
جی اٹھے دل اس صدائے قم باذن اللہ سے

ہم سے خاک آسودگاں کو جسم و جاں دیتے رہے
شاہ جی جا جا کے قبروں پر اذاں دیتے رہے

اس خطابت کے جلو میں دوسرا منظر بھی تھا
لفظ کے آئینے میں کردار کا جوہر بھی تھا

سختیاں، آلام، بیماری، مصائب، زجر و بند
ظلم، تعزیرِ وفا، دشنام، زنداں، قید و بند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جبر کی ایک ایک آندھی کے مقابل ڈٹ گئے — ہر چہ بادا باد، زندہ بچ گئے یا کٹ گئے
یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے مرے مضمون سے — حریت کی داستاں لکھی گئی ہے خون سے
ملتِ اسلام! اے روشن نصیب و خوش نظر — دیکھ اس انمول آزادی کی ظالم! قدر کر

خطۂ ارضِ وطن اک مشترک تعبیر ہے
شاہ جیؒ کا خونِ دل بھی شاملِ تعمیر ہے

جاہلانہ وقاحت کی عالمانہ وضاحت

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین مدظلہ العالی کا یادگار مقالہ! جس میں بعض نام نہاد سُنّی اکابر کی صحابہ دشمنی کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے متعلق دجل و تلبیس اور کذب و تاویل کا ارتکاب کرنے والوں کا عظیم علمی محاسبہ، تحقیقی تعاقب، تاریخی تجزیہ ......!

یہ مقالہ جون ر ۹۰ء کے ماہنامہ نقیب ختم نبوت میں شائع ہو کر بے پناہ پذیرائی حاصل کر چکا ہے

اب ضروری تصحیح اور ————

انتہائی اہم اضافوں کے ساتھ کتابی شکل میں دست یاب ہے

سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، کا زوردار ابتدائیہ —— چکوالی فتنہ، رفض اور باطنیت، کا نیا روپ!

دفتر نقیب ختم نبوۃ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان۔ فون ۷۲۱،۳

مسلمانو!

ہمارے صرف تین دشمن ہیں:

○ دشمنِ خدا ○ دشمنِ رسول ○ دشمنِ ازواج و اصحابِ رسول

آیئے متحد ہو کر پاکستان کو کمیونسٹوں، مرزائیوں اور رافضیوں کی لوٹ کھسوٹ اور تخریب کاری سے بچانے کا عہد کیجئے۔

© rasailojaraid.com